S-2002-1-427-434

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ضمنی 1 ایس سی آر

اسٹیٹ آف پنجاب

بنام۔

گورمیج سنگھ

2 اگست 2002

آرسی لاہوٹی اور برجیش کمار، جسٹسز۔

تعزیراتی ضابطہ، 1860 - دفعات 302، 324، 326 اور 450 - سزاے موت - ایواڑ کا - حقائق پر، ملزم اوراس کے بھائی کے درمیان پیسے کے لین دین کی وجہ سے جھگڑا جس سے ملزم کو غصہ آیا جس کے نتیجے میں حملہ ہوا جس کے نتیجے میں کنبہ کے تین افراد ہلاک اور دیگر تین رشتے دار زخمی ہوئے - ٹرائل کورٹ نے اسے ملزم کے ذریعے کیا گیا ایک خوفناک قتلِ عمد قرار دیتے ہوئے سزاے موت کا حکم دیا - عدالت عالیہ نے سزاے موت کی تصدیق کے لیے حوالہ قبول کرنے سے انکار کر دیا - اپیل ہونے پر، یہ موت کی انتہائی سزا دینے کے لیے نایاب ترین مقدمات کے زمرے میں نہیں آتا ہے - اس لیے عدالت عالیہ کا حکم مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔۔

فوجداری قانون - قیدی کی قبل از وقت رہائی - اس پر مادی حقائق اور رہائی کے وقت موجود حالات اور متعلقہ افسران کی رپورٹ پر بھی غور کیا جاتا ہے - کسی قیدی کی رہائی یا عدم رہائی کے بارے میں کوئی مفروضہ نہیں ہوسکتا۔

ضابطہ فوجداری 1973 - دفعہ 357 - معاوضہ - ایوارڈ - سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب عدالت ایسی سزا عائد کرتی ہے جس کا جرمانہ حصہ نہیں بنتا ہے۔

استغاثہ کے مطابق جواب دہندہ اوراس کے بھائی کے درمیان پیسے کے لین دین پر جھگڑا ہوا۔ جواب دہندہ اس وقت غصے میں آ گیا جب اس کے بھائی کی طرف سے اسے دی گئی وضاحت یا بہانے اسے راضی نہیں کر سکے۔ اس نے اپنے بھائی اور چھوٹے بچوں سمیت اپنے کنبہ پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اس کے بھائی، بھائی کی بیوی اوران کے بیٹے کی موت ہوگئی اور بھائی کی بیٹی، سسر اور بیوی کی بہن زخمی ہوگئی۔ ٹرائل کورٹ نے جواب دہندہ کو یہ کہتے ہوئے سزائے موت سنائی کہ یہ اس کی طرف سے کیا گیا بھیانک قتلِ عمد تھا، جس نے چھوٹے بچوں کو بھی نہیں چھوڑا اور بغیر کسی اشتعال انگیزی کے ان پر حملہ کیا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے سزائے موت کی تصدیق کے لیے حوالہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لیے موجودہ اپیل

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے کہا:

1.1. سزائے موت دیتے وقت، مثال کے طور پر، جرم کا مقصد، حملے کا طریقہ، مجموعی طور پر معاشرے پر جرم کے اثرات، ملزم کی شخصیت، حالات اور کیس کے حقائق کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ آیا جرم کسی قسم کی ہوس، لالچ کو پورا کرنے کے لیے کیا گیا ہے یا کسی منظّم سماج دشمن سرگرمی کی پیروی میں کیا گیا ہے یا منظّم جرم، منشیات کی سمگلنگ یا اس طرح کے یا معاشرے کو اسی طرح کے متاوان فعل سے دوچار کرنے کے امکانات کے ذریعے کیا گیا ہے جو کہ مستقبل میں ملزم کے ہاتھوں معاشرے کے اراکین کا خطرہ ہے یا نہیں۔ قتلِ عمد کا ارتکاب جو ضمیر کے لیے حیران کن ہوسکتا ہے۔(432-ای، ایف)

1.2. فوری معاملے میں، مقدمے کے حقائق اور حالات اس طرح کے کسی بھی زمرے میں نہیں آتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعہ خوفناک ہے اور تمام مذمت کا مستحق ہے، لیکن اس عدالت کے متعدد فیصلوں میں طے شدہ اصولوں کو دیکھتے ہوئے یہ مقدمہ موت کی انتہائی سزا دینے کے لیے نایاب ترین مقدمات کے زمرے میں نہیں آئے گا۔(432-جی؛ 433-اے، بی)

بچن سنگھ دیگران بنام ریاست پنجاب، (1980) 2 ایس سی سی 684؛ ماچی سنگھ اور دیگران بنام ریاست پنجاب، اے آئی آر (1983) ایس سی 957؛ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بذریعے ریاست، سی بی آئی/ایس آئی ٹی بنام نلنی اور دیگر، (1999) 5 ایس سی سی 253؛ لیہنا بنام ریاست ہریانہ، (2002) 1 اسکیل 273؛ دھرمیندر سنگھ عرف مان سنگھ رتن سنگھ بنام ریاست گجرات، (2002) 4 ایس سی سی 679 اور اوم پرکاش بنام ریاست ہریانہ (1999) 3 ایس سی سی 19، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2. قبل از وقت رہائی پر مادی حقائق اور رہائی کے متعلقہ وقت پر موجود حالات پر غور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ افسران کی رپورٹ بھی طلب کی جاتی ہے اور تمام مواد پر غور کرنے کے بعد ہی اس معاملے میں فیصلہ لیا جاتا ہے۔ لہذا، یہ عرض کہ چند سالوں کے بعد جواب دہندہ ملزم کے مقدمے پر اس کی قبل از وقت رہائی کے لیے غور کیا جاسکتا ہے اور اس کے باہر آنے کی صورت میں یہ متوفی کی بیٹی کی زندگی کو خطرے میں ڈال دے گا، کی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ جواب دہندہ-ملزم قبل از وقت رہائی کے لیے غور کیے جانے کا اپنا حق نہیں کھوئے گا، جس پر اس وقت موجود حقائق اور حالات کی روشنی میں مناسب وقت پر غور کیا جاسکتا ہے۔ کسی قیدی کی رہائی یا عدم رہائی کے بارے میں کوئی مفروضہ نہیں ہوسکتا۔ یہ انتہائی تاوان دینے کے لیے ایک درست غور نہیں ہوگا۔(433-بی-ڈی)

3 Cr.P.C . کی دفعہ (3)357 کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ معاوضے کے ایوارڈ کا سوال پیدا ہوگا جہاں عدالت ایسی سزا عائد کرتی ہے جس کا جرمانہ اس کا حصہ نہیں ہوتا ہے۔ فوری معاملے میں، جرمانے کی سزا عائد کی گئی تھی لہذا متوفی کی بیٹی کو دفعہ (3)Cr.P.C 357 کے تحت کوئی معاوضہ دینے کے معاملے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے لیکن ہر گنتی پر عائد جرمانے کی رقم 5000 روپے سے بڑھا کر 20,000 روپے کردی جاتی ہے۔ ٹرائل کورٹ کی ہدایت کے مطابق قابل ادائیگی رقم کے علاوہ جرمانے کی بڑھتی ہوئی رقم متوفی کی بیٹی کو بھی ادا کی جانی چاہیے۔(433-جی، 434-ایف، جی)

رچپال سنگھ اور دیگر۔ بنام ریاست پنجاب، (2002) 5 پیمانہ 308، ممتاز۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 2001 کی فوجداری اپیل نمبر 318۔

فوجداری نمبر 502-ڈی بی آف 1998 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 16.2.2000 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے بمل رائے جاد، پنکج کمار سنگھ اور محترمہ سنیتا پنڈت۔

جواب دہندہ کے لیے پریم ملہوترا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

برجیش کمار، جسٹس : اس اپیل کو ریاست پنجاب نے پنجاب عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف ترجیح دی ہے، جس میں سزائے موت کی تصدیق کے لیے حوالہ قبول کرنے سے انکار کیا گیا ہے، جیسا کہ جواب دہندہ گرمیج سنگھ کے خلاف عدالت نے دیا تھا۔ تاہم ملزم گرمیج سنگھ کی طرف سے اس کی اثباتِ جُرم کے خلاف پیش کی گئی اپیل کو اس کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھتے ہوئے مسترد کر دیا گیا۔ اس طرح سزا کو موت کی شکل میں عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا۔ لہذا یہ سوال سزا کے فیصلے تک محدود ہے کہ آیا اسے عمر قید کے طور پر برقرار رکھا جا سکتا ہے یا جواب دہندہ کو ٹرائل کورٹ کے حکم کے مطابق موت کی سزا سنائی جا سکتی ہے۔

مختصر طور پر، مقدمے کے حقائق یہ ہیں کہ ملزم جواب دہندہ گان-گرمیج سنگھ متوفی جگجیت سنگھ کا بھائی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دبئی میں رہتے ہوئے گرمیج سنگھ اپنے بھائی جگجیت سنگھ کو پیسے بھیج رہا تھا۔ گرمیج سنگھ گاؤں میں ڈیری فارمنگ کا کاروبار بھی چلا رہا تھا اور ٹھیکے کی بنیاد پر اپنی زمین دیتا تھا۔ جگجیت سنگھ گاؤں میں رہ رہا ہے۔

اس واقعے کے بارے میں استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ یکم نومبر 1993 کو شام تقریباً 11 بجے گرمیج سنگھ نے اپنے بھائی جگجیت سنگھ کے ساتھ ساتھ اس کے بھائی چرنجیت کور کی بیوی، ان کے بیٹے سورنجیت سنگھ، بیٹی گرمیت کور اور چرنجیت کور کی بہن کی بیٹی امرجیت کور پر گاؤں مانو کے میں ان کے گھر پر حملہ کیا۔ پی ڈبلیو 5 دلیپ سنگھ، جو متوفی جگجیت سنگھ کے سسر اور چرنجیت کور کے والد ہیں، اس دن جگجیت سنگھ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ہنگامہ آرائی سن کر اٹھا اور گرمیج سنگھ سے حملہ نہ کرنے کو کہا، جس پر گرمیج سنگھ نے دلیپ سنگھ پر بھی حملہ کیا۔ مزید کہا جاتا ہے کہ چونکہ کرپن کا ہینڈل ٹوٹ گیا تھا، اس لیے گرمیج سنگھ نے ایک داہ اٹھایا اور مذکورہ داہ کے ساتھ حملہ جاری رکھا۔ گواہوں نے شور مچایا اور دوسرے لوگ موقع پر پہنچ گئے۔ حملے کے نتیجے میں تین افراد ہلاک ہو گئے۔ جگجیت سنگھ ان کی بیوی چرنجیت کور اور ان کا بیٹا سورنجیت سنگھ۔ جگجیت سنگھ کی چھوٹی بیٹی گرمیت کور دلیپ سنگھ اور چرنجیت کور کی بہن کی بیٹی امرجیت کور کو چوٹیں آئیں۔ اس کے بعد، مستغیث پی ڈبلیو-5 دلیپ سنگھ کے خلاف رپورٹ درج کی گئی اور معمول کی تحقیقات کے بعد جواب دہندہ گرمیج سنگھ اور اس کی بیوی دونوں کے خلاف چارج شیٹ دائر کی گئی۔ مقدمے کی سماعت کے بعد، جواب دہندہ گرمیج سنگھ کو تین قتل کے تین الزامات پر آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور ہر ایک پر سزائے موت کے ساتھ ایک لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ ہر شمار پر 5000 بھی، جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر، ہر ایک کو ایک سال کی قید بامشقت سزا دی جائے گی۔ دیگر سزائیں جو دی گئی ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

.1 گرمیت کور کو شدید چوٹ پہنچانے پر تعزیرات ہند کی دو سال کی سخت قید اور 3000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا
دفعہ 326 کے تحت سنائی گئی۔ اور جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر دو ماہ کی قید با
مشقت سزا۔

.2امرجیت کور کو شدید چوٹ پہنچانے پر تعزیرات بھارتیہ کی دو سال کی سخت قید اور 3000 روپے جرمانہ ادا کرنے اور جرمانہ
دفعہ 326 کے تحت ادا نہ کرنے پر دو ماہ کی قید با مشقت سزا سنائی گئی۔

.3 گرمیت کور کو معمولی چوٹ پہنچانے پر تعزیرات بھارتیہ کی دفعہ ایک سال کی قید با مشقت اور 2000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی
324 کے تحت سزا سنائی گئی۔ جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر دو ماہ کی قید با
مشقت سزا۔

.4امرجیت کور کو معمولی چوٹ پہنچانے پر تعزیرات بھارتیہ کی ایک سال کی قید با مشقت اور 2000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی
دفعہ 324 کے تحت سزا سنائی گئی۔ جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر دو ماہ کی قید با
مشقت سزا۔

.5 بھارتیہ جرمانے کی ادائیگی میں ناکامی کی دفعہ 324 کے ایک سال کی سخت قید اور 2000 روپے جرمانہ ادا کرنے اور
تحت، پینل کوڈ کے تحت دلیپ سنگھ کو معمولی چوٹ پہنچانے کے جرمانہ ادا نہ کرنے پر دو ماہ کی قید با مشقت سزا سنائی گئی۔
لیے۔

6 جگجیت سنگھ کے گھر میں غیر قانونی طور مداخلت بے جا ہونے پر دو سال کی سخت قید اور 3000 روپے جرمانہ ادا کرنے اور جرمانہ
تعزیرات بھارتیہ کی دفعہ 450 کے تحت ادا نہ کرنے پر دو ماہ کی قید با مشقت سزا سنائی گئی۔

تاہم گرمیج سنگھ کی بیوی کو بری کر دیا گیا ہے۔

حقائق پر کسی بھی فریق نے ہمارے سامنے کوئی تنازعہ نہیں اٹھایا، کیونکہ معاملہ جواب دہندہ گرمیج سنگھ کو دی جانے والی سزا تک محدود تھا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں جرم کا مقصد اہمیت کا حامل ہے۔ استغاثہ کے مقدمے کے مطابق دونوں بھائی پیسے کے لین دین کی وجہ سے جھگڑا کرتے تھے۔ متوفی جگجیت سنگھ کے سسر سنگھ کے مطابق وہ یکم نومبر 1993 کو گاؤں مانو کے گئے تھے اور شام 5 بجے کے قریب وہاں پہنچے تھے، اس وقت بھی دونوں بھائی جھگڑا کر رہے تھے۔ تاہم سنگھ نے انہیں راضی کیا کہ وہ نہ لڑیں اور ایک یا دو دن کے اندر پنچایت کے ذریعے معاملہ حل کر لیں۔ کہا جاتا ہے کہ گرمیج سنگھ اپنے بھائی سے بہت ناراض تھا اور اس پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ دبئی سے واپسی پر جب بھی گرمیج سنگھ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ دبئی سے بھیجی گئی رقم کے بارے میں پوچھتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ متوفی بتاتا رہا ہے کہ رقم گھر پر خرچ ہوئی تھی۔ اس سے گورمیج سنگھ غصے میں آ گیا، جو بالآخر حملے کی وجہ بن گیا، جس کے نتیجے میں تین افراد ہلاک و دیگر دیگر تین زخمی ہو گئے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔

ٹرائل کورٹ نے سزا کے سوال پر غور کرتے ہوئے کہا کہ یہ جواب دہندہ کی طرف سے کیا گیا ایک بھیانک قتلِ عمد

تھا، جس نے چھوٹے بچوں کو بھی نہیں چھوڑا اور بغیر کسی اشتعال انگیزی کے ان پر حملہ کیا اور اسے روک تھام کی سزا کی ضرورت ہے۔ٹرائل کورٹ کے مطابق، یہ ان نایاب ترین مقدمات میں سے ایک تھا جس میں سزائے موت صرف انصاف کے مقاصد کو پورا کرتی تھی۔تاہم، عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ بچن سنگھ دیگران بنام ریاست پنجاب، (1980) 2 ایس سی سی 684، ماچی سنگھ کے او آر ایس دیگران بنام پنجاب، (1980) 2 ایس سی سی 684 ماچی سنگھ دیگران بنام ریاست پنجاب، اے آئی آر (1983) ایس سی 957 اور ریاست سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سی بی آئی/ایس آئی ٹی کے ذریعے بنام نلنی اور دیگر، (1999) 5 ایس سی سی 253 کے بذریعے، اسے نایاب ترین مقدمات میں سے نایاب نہیں کہا جا سکتا، تاکہ تاوانئے موت کا مطالبہ کیا جا سکے۔

ہم نے فریقین کی جانب سے کی گئی عرضیوں پر بے چینی سے غور کیا ہے۔ہم نے عدالت عالیہ کے ذریعے اپنے فیصلے میں مذکور فیصلوں کا بھی نوٹس لیا ہے، اور جواب دہندہ کے وکیل نے بھی ان پر بھروسہ کیا ہے۔جواب دہندہ کے فاضل وکیل نے ہماری توجہ (2002) 1 اسکیل 273 لیہنا بنام ریاست ہریانہ میں بھی رپورٹ کیے گئے فیصلے کی طرف مبذول کرائی ہے۔اس نکتے پر ایک اور معاملہ (2002) 4 ایس سی سی 679 دھرمیندر سنگھ عرف مان سنگھ رتن سنگھ بنام ریاست گجرات میں درج کیا گیا ہے۔بچن سنگھ اور ماچی سنگھ (سپرا) کے مقدمات میں طے شدہ اصولوں پر بھی اس عدالت کے مذکورہ بالا فیصلے میں تبادلہ خیال اور غور کیا گیا ہے اور یہ قرار دیا گیا ہے کہ عام طور پر قتلِ عمد کے مقدمات میں عمر قید کی سزا سنائی جاتی ہے۔تاوان موت صرف غیر معمولی معاملات میں دی جاتی ہے۔ماچی سنگھ (سپرا) کے معاملے میں، اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ انتہائی متاوان معاملات کے علاوہ موت کی انتہائی سزا دینے کی ضرورت نہیں ہے۔اوم پرکاش بنام ریاست ہریانہ، (1999) 3 ایس سی سی 19 کے معاملے میں، جہاں ملزم نیم فوجی دستے کے ایک رکن نے ایک کنبہ کے سات افراد کو قتل کیا تھا، اسے اس وجہ سے سخت تاوان نہیں دی گئی کہ وہ اس دباؤ کے تحت محنت کر رہا تھا کہ ملزم اور اس کے کنبہ کے افراد متوفی کے کنبہ کی طرف سے ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیت کی وجہ سے تکلیف اٹھا رہے تھے۔اس معاملے میں اسے ایک کم کرنے والا حالات سمجھا جاتا تھا۔مثال کے طور پر سزائے موت دیتے وقت کئی عوامل، جن پر غور کیا جانا چاہیے، وہ ہیں جرم کا محرک، حملے کا طریقہ، مجموعی طور پر معاشرے پر جرم کا اثر، ملزم کی شخصیت، حالات اور مقدمے کے حقائق کہ آیا اس جرم کا ارتکاب کسی بھی قسم کی ہوس، لالچ کو پورا کرنے کے لیے کیا گیا ہے یا کسی منظّم سماج دشمن سرگرمی کی پیروی میں کیا گیا ہے یا کسی طرح یا منظّم جرم، منشیات کی سمگلنگ یا اس طرح یا معاشرے کو اسی طرح کے متاوان فعل سے دوچار کرنے کے امکانات، یعنی معاشرے کے اراکین کو معاشرے کے ہاتھوں خطرے میں ڈالنا۔مستقبل میں ملزم یا قتلِ عمد کا ارتکاب جو ضمیر کے لیے حیران کن ہو سکتا ہے۔ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس معاملے کے حقائق اور حالات، اس طرح کے کسی بھی زمرے یا اس طرح کے زمرے میں نہیں آتے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ملزم جواب دہندہ متوفی جگجیت سنگھ سے رقم کا مطالبہ کر رہا تھا اور اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا، جسے جواب دہندہ نے دبئی سے اسے بھیجا تھا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ متوفی کی طرف سے دی جانے والی وضاحت یا بہانے اسے قائل نہیں کر سکے اور دونوں بھائیوں کے درمیان تنازعہ اور عدم اعتماد بڑھتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے گھناؤنا جرم ہوا جس میں تین جانیں گئیں اور تین دیگر افراد زخمی ہو گئے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعہ خوفناک ہے اور تمام مذمت کا مستحق ہے، لیکن اس عدالت کے متعدد فیصلوں میں طے شدہ اصول پر غور کرنا جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے، انتہائی تاوانئے موت دینے والے نایاب ترین مقدمات کے

زمرے میں نہیں آئے گا۔عدالت عالیہ کا نظریہ اس اپیل میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ چند سالوں کے بعد جواب دہندہ کے مقدمے پر اس کی قبل از وقت رہائی کے لیے غور کیے جانے کا امکان ہے، کیونکہ وہ آٹھ سال سے جیل میں ہے اور جواب دہندہ کے باہر آنے کی صورت میں، یہ جگجیت سنگھ کی بیٹی گرمیت کور کی زندگی کو خطرے میں ڈال دے گا۔اس واقعے میں کون زخمی ہوا۔ہم دلیل کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔قبل از وقت ریلیز پر مادی حقائق اور ریلیز کے متعلقہ وقت پر موجود حالات پر غور کیا جاتا ہے۔متعلقہ افسران کی رپورٹ بھی طلب کی جاتی ہے اور تمام مواد پر غور کرنے کے بعد اس معاملے میں ضروری فیصلہ لیا جاتا ہے، لہذا ہمارے خیال میں اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ اس بنیاد کی کوئی طاقت نہیں ہے اور جواب دہندہ قبل از وقت رہائی کے لیے غور کرنے کا اپنا حق نہیں کھوئے گا، جس معاملے پر درحقیقت اس وقت موجود حقائق اور حالات کی روشنی میں مناسب وقت پر غور کرنا پڑ سکتا ہے۔کسی قیدی کی رہائی یا عدم رہائی کے بارے میں کوئی مفروضہ نہیں ہوسکتا۔یہ درست نہیں ہوگا۔انتہائی تاوان دینے پر غور کرنا۔

اپیل گزار کے وکیل کی طرف سے اگلی دلیل ہے کہ زندہ بچ جانے والی متاثرہ یعنی جگجیت سنگھ کی بیٹی کو ضابطہ فوجداری (3)357 کے تحت کچھ معاوضہ دیا جاسکتا ہے۔اپنے بیان کی حمایت میں انہوں نے اس عدالت کے ایک فیصلے کا بھی حوالہ دیا ہے(2001 کی فوجداری اپیل نمبر 767-769)راچپال سنگھ کے دیگر بنام ریاست پنجاب کا فیصلہ 23 جولائی 2002 کو ہوا۔مذکورہ معاملے میں اس عدالت نے دفعہ 357 سی آر پی سی کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت معاوضے کی اجازت دی۔ متاثرین کے لیے لیکن یہ موجودہ معاملے میں لاگو نہیں ہوگا کیونکہ جرمانے کی سزا بھی عائد کی گئی ہے۔دفعہ 357 کی ذیلی دفعہ (3) کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ معاوضے کے ایوارڈ کا سوال پیدا ہوگا جہاں عدالت ایسی سزا عائد کرتی ہے جس کا جرمانہ اس کے علاوہ نہیں ہوتا ہے۔رچھپال سنگھ (سپرا) کے فیصلے میں کوئی متضاد نظریہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ مانا گیا ہے کہ معاوضہ سزا کے عہدے کے علاوہ دیا جاسکتا ہے۔دفعہ 357 سی آر پی سی کی ذیلی دفعہ (3) مقام واضح کرے گا۔

شق توضیع ذیل ہے:

.357"معاوضے کی ادائیگی کا حکم-(3) جب کوئی عدالت کوئی سزا عائد کرتی ہے، جس میں جرمانہ حصہ نہیں بنتا ہے، تو عدالت فیصلہ سناتے وقت ملزم شخص کو معاوضے کے طور پر ایسی رقم ادا کرنے کا حکم دے سکتی ہے جو اس شخص کو حکم میں متعین کی جائے جس نے اس عمل کی وجہ سے کوئی نقصان یا چوٹ اٹھائی ہے جس کے لیے ملزم شخص کو اس طرح سزا سنائی گئی ہے۔''

موجودہ معاملے میں جرمانے کی سزا بھی عائد کی گئی ہے، جیسا کہ اس فیصلے کے پہلے حصے میں اشارہ کیا گیا ہے۔جرمانے میں سے، 1000 روپے کی رقم تین زخمی افراد یعنی دلیپ سنگھ، امرجیت کور اور گرمیت کور کو دینے کا حکم دیا گیا تھا۔بقایا رقم جگجیت سنگھ کے قانونی وارثوں کو جانی ہے۔ہم نے اس پہلو پر دونوں فریقوں کے سیکھے ہوئے مشیروں کو سنا تھا۔اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ گرمیت کور نے اس واقعے میں اپنے والدین اور بھائی دونوں کو کھو دیا اور اب وہ اکیلی ہے اور شادی کی عمر کی ہو چکی ہوگی یا اسے اپنا کوئی کام شروع کرنا پڑے گا۔اسے کچھ پیسوں کی ضرورت ہوگی۔اگر اسے معاوضہ نہیں دیا جاسکتا تو جرمانے کی رقم میں کچھ حد تک اضافہ کیا جاسکتا ہے۔تاہم جواب دہندہ کے وکیل نے کہا ہے کہ اس کے والد کی سات ایکڑ اراضی میں سے

اسے تین مساوی حصص میں تقسیم کیا گیا ہے اور اس میں سے کچھ رہن کے تحت بھی ہے اور اس کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اور اس کی بیوی ہے۔اس نے یہ بھی کہا ہے کہ جب بھی جواب دہندہ کو پیرول پر رہا کیا جاتا ہے تو وہ گرمیت کور سے ملتا ہے اور اس کی بیوی بھی اس سے ملنے جاتی رہتی ہے۔ان کے تعلقات عام اور خوشگوار ہوتے ہیں۔اگر ایسا ہے تو موجودہ حالات میں اس سے بہتر کچھ نہیں سوچا جا سکتا۔تاہم، ہم سی آر پی سی کی دفعہ (3)357 کے تحت گرمیت کور کو کوئی معاوضہ دینے پر غور نہیں کر رہے ہیں۔لیکن عائد جرمانے کی رقم کو کسی بھی صورت میں معقول طور پر بڑھایا جا سکتا ہے۔

لہذا، جواب دہندہ-گورمیج سنگھ کو عمر قید کی جگہ سزائے موت دینے سے انکار کرتے ہوئے جیسا کہ اپیل کنندہ-ریاست پنجاب کی طرف سے درخواست کی گئی تھی اور ان کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے اور آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت تینوں معاملات میں عمر قید کی سزا کو برقرار رکھتے ہوئے، جرمانے کی رقم کو ہر گنتی پر 5000 روپے سے بڑھا کر 20000 روپے کر دیا گیا۔ٹرائل کورٹ کی ہدایات کے مطابق قابل ادائیگی رقم کے علاوہ جرمانے کی بڑھتی ہوئی رقم جگجیت سنگھ کی بیٹی گرمیت کور کو بھی ادا کی جائے گی۔ہم جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر قید کی سزا میں بھی ترمیم کرتے ہیں اور میں ہر حساب سے جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر اسے بڑھا کر دو سال کی قید بامشقت کر دیتا ہوں۔

پچھلے پیراگراف میں اشارہ کردہ ترامیم کے تابع، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

این جے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document